بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۲۹

رَدَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ وَعَسٰى أَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

الفضل

خطبہ نمبر ۱۳

روزانہ

ربوہ

یوم بدھ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۵ پیسے

جلد ۵۸/۲۳ | ۴ صفر ۱۳۸۹ - ۲۳ شہادت ۱۳۴۸ ہش - ۲۳ اپریل ۱۹۶۹ء | نمبر ۹۲

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

خدا کے ساتھ روحانی اور کامل تعلق پیدا ہونے کا ذریعہ

تمام زندگی خدا کی راہ میں وقف کر دینا اور دعائے فاتحہ میں لگے رہنا

"خدا کے ساتھ روحانی اور کامل تعلق پیدا ہونے کا ذریعہ جو قرآن شریف نے ہمیں سکھلایا ہے۔ اسلام اور دعائے فاتحہ ہے یعنی اوّل اپنی تمام زندگی خدا کی راہ میں وقف کر دینا اور پھر اس دعا میں لگے رہنا جو سورۂ فاتحہ میں مسلمانوں کو سکھلائی گئی ہے۔ تمام اسلام کا مغز دو نوں چیزیں ہیں، اسلام اور دعائے فاتحہ۔ دنیا میں خدا تک پہنچنے اور یقینی نجات کا پانی پینے کے لئے یہی ایک اعلیٰ ذریعہ ہے بلکہ یہی ایک ذریعہ ہے جو قانونِ قدرت نے انسان کی اعلیٰ ترقی اور وصالِ الٰہی کے لئے مقرر کیا ہے۔ وہی خدا کو پاتے ہیں جو اسلام کے مفہوم کی روحانی آگ میں داخل ہوں اور دعائے فاتحہ میں لگے رہیں۔ اسلام کیا چیز ہے وہی جلتی ہوئی آگ جو ہماری سفلی زندگی کو بھسم کر کے اور ہمارے باطل معبودوں کو جلا کر سچے اور پاک معبود کے آگے ہماری جان، اور ہمارا مال اور ہماری آبرو کی قربانی پیش کرتی ہے۔ ایسے چشمہ میں داخل ہو کر ہم ایک نئی زندگی کا پانی پیتے ہیں اور ہماری تمام روحانی قوتیں خدا سے یوں پیوند پکڑتی ہیں جیسا کہ ایک رشتہ دوسرے رشتہ سے پیوند کیا جاتا ہے۔ بجلی کی آگ کی طرح ایک آگ ہمارے اندر سے نکلتی ہے اور ایک آگ اوپر سے ہم پر اترتی ہے۔ ان دونوں شعلوں کے ملنے سے ہماری تمام ہوا و ہوس اور غیر اللہ کی محبت بھسم ہو جاتی ہے اور ہم اپنی زندگی سے مر جاتے ہیں۔ اس حالت کا نام قرآن شریف کی رُو سے اسلام ہے۔ اسلام سے ہمارے نفسانی جذبات کو موت آتی ہے اور پھر دعا سے ہم از سرِ نو زندہ ہوتے ہیں۔ اس دوسری زندگی کے لئے الہام الٰہی ہونا ضروری ہے۔ اسی مرتبہ پر پہنچنے کا نام لقائے الٰہی ہے۔ یعنی خدا کا دیدار اور خدا کا درشن ہے۔ اس درجہ پر پہنچ کر انسان کو خدا سے وہ اتصال ہوتا ہے کہ گویا وہ اس کو آنکھ سے دیکھتا ہے اور اس کو قوت دی جاتی ہے اور اس کے تمام حواس اور تمام اندرونی قوتیں روشن ہو جاتی ہیں اور پاک زندگی کی کشمکش بڑے زور سے شروع ہو جاتی ہے۔"

(اسلامی اصول کی فلاسفی ۱۲۹-۱۳۰)

اخبار احمدیہ

-• ربوہ ۲۲ شہادت۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ احباب حضور ایدہ اللہ کی صحت و سلامتی کے لئے التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

-• ربوہ ۲۲ شہادت۔ مبلغ اسلام مکرم مولوی محمد عیسےٰ صاحب تین سال سے زائد عرصہ تک مشرقی افریقہ میں فریضۂ تبلیغ ادا کرنے کے بعد کل ۲۱ شہادت کی شام کو بذریعہ جناب ایکسپریس ربوہ واپس تشریف لے آئے۔ مقامی احباب نے بہت کثیر تعداد میں ریلوے اسٹیشن پر پہنچ کر اپنے مجاہد بھائی کا پُرتپاک خیر مقدم کیا۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کا مرکز سلسلہ میں واپس آنا مبارک کرے اور آپ کو خدمتِ دین کی بیش از پیش توفیق عطا فرمائے آمین

-• مکرم ناصر احمد صاحب ظفر صدر جماعت احمدیہ احمد نگر ربوہ کا پچھلے دنوں سول ہسپتال سرگودھا میں اپنڈے سائٹس کا اپریشن ہوا تھا۔ اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ کو بہت حد تک افاقہ ہے اور صحت تیزی سے بحال ہو رہی ہے۔ امید ہے دو ایک روز میں آپ ہسپتال سے فارغ ہو کر گھر آ جائیں گے۔ احباب سے آپ کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

محمد افضل بٹ کارکن دفتر صدر صدر انجمن احمدیہ (ربوہ)

-• لاہور۔ مکرم بشیر الحق صاحب ابن محترم حاجی نصیر الحق صاحب مرحوم کا پچھلے دنوں مکت ہسپتال لاہور میں پتے کا اپریشن ہوا تھا پہلے تو تکلیف کے باعث حالت بہت خراب رہی۔ لیکن اب بفضلہ تعالیٰ حالت پہلے سے بہتر ہے۔ لیکن کمزوری تا حال بہت زیادہ ہے۔ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین

-• ربوہ۔ مکرم شیخ نور الحق صاحب ایم۔ این سنڈیکیٹ ربوہ کی ہمشیرہ عابدہ صاحبہ انگلستان میں بہت بیمار ہیں۔ احباب جماعت ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دردِ دل سے دعا کریں۔

دعائے مغفرت

مکرم چوہدری عبد الغنی صاحب آف ڈنڈپور کھروالیاں ضلع سیالکوٹ کچھ دن بیمار رہ کر ۱۴ اپریل کو وفات پا گئے ہیں۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحوم جماعت ڈنڈپور کے پریذیڈنٹ بھی رہ چکے ہیں۔ قریباً ایک ماہ پیشتر ان کے بیٹے کی شادی ہوئی تھی۔ احباب سے مرحوم کی مغفرت اور بلندیٔ درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ خاکسار ابو العطاء

خطبہ عید الاضحیٰ

یہ عید ہمیں اللہ تعالیٰ کی راہ میں قربانیوں کے تین عظیم الشان نمونوں کی یاد دلاتی ہے

حضرت ابراہیمؑ کی قربانی۔ حضرت ابراہیمؑ اور حضرت اسمٰعیلؑ کی مشترک قربانی۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے وجود میں قربانی کا بے نظیر نمونہ

ان قربانیوں سے ہمیں یہ سبق ملتا ہے

کہ

اگر خدا کی خاطر مصائب برداشت کئے جائیں تو وہ سکینت و بشاشت کی ٹھنڈک پیدا کرنے کا موجب بن جاتے ہیں

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۲۷ تبلیغ ۱۳۴۸ ہش / ۲۷ فروری ۱۹۶۹ء بمقام مسجد مبارک

مرتبہ: مکرم یوسف سلیم صاحب ایم۔ اے

تشہد و تعوذ و سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے مندرجہ ذیل آیات کریمہ تلاوت فرمائیں۔

قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَبِذٰلِکَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ (الانعام ۶: ۱۶۳-۱۶۴)

پھر فرمایا:-

آج قربانیوں کی عید ہے

اور اس عید پر لاکھوں شائد کروڑوں جانور اللہ تعالیٰ کے نام پر ذبح کئے جاتے ہیں اگر ہم یہ سمجھیں کہ اس عید پر بکری، بھیڑ، دنبے، گائے یا اونٹ کی قربانی دے کر ہم اپنی ذمہ داری کو نبھاتے ہیں تو ہم نے بہت کھانے کا سودا کیا کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

لَنْ یَّنَالَ اللّٰہَ لُحُوْمُھَا (الحج ۲۲: ۳۸)

ان قربانیوں کے گوشت خدا تک نہیں پہونچتے۔ اللہ تعالیٰ تو غنی ہے۔ اسے کسی چیز کی بھی حاجت نہیں، گوشت جس کا کھانے کے ساتھ تعلق، جس کا زبان کی لذت کے ساتھ تعلق، جس کا اس خطرہ کے ساتھ تعلق ہے کہ اگر جسم کو غذا نہ ملے تو کمزوری پیدا ہو جائے گی۔ اس کی اس ابدی، ازلی اور ساری قوتوں والے خدا کو کیا ضرورت ہے

پس یہ قربانیاں ایک یاد میں دی جاتی ہیں۔ اور

ایک علامت کے طور پر

رکھی گئی ہیں۔ جب ہم قرآن کریم پر غور کرتے ہیں تو ہمیں قربانیوں کے تین نمونے نظر آتے ہیں۔

پہلے

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قربانی کا نمونہ

ہے۔ جیسا کہ انبیاء علیہم السلام کے دشمنوں کا دستور رہا ہے۔ جب آپ نے اپنی قوم کو خدائے واحد و یگانہ کی طرف بلایا اور بتوں کی بے بضاعتی اور بے بسی کی طرف توجہ دلا کر انہیں بتوں سے چھڑوانے کی کوشش کی تو وہ ناراض ہو گئے۔ کہ ہمارے باپ دادا کے دین میں رخنہ ڈالتا ہے اور ہمارے (فاسد) عقائد کو فاسد کرتا ہے اس کا کوئی علاج ہونا چاہیئے۔ انہوں نے

اپنے فاسدانہ خیالات

میں یہ سمجھا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے جلانے سے، انہیں آگ میں ڈال دینے سے اپنے بتوں کی مدد کی جا سکتی ہے۔ چنانچہ قرآن کریم میں آیا ہے کہ انہوں نے کہا:

حَرِّقُوْہُ وَانْصُرُوْٓا اٰلِھَتَکُمْ

(الانبیاء ۲۱: ۶۹)

حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں ڈال کر اپنے بتوں کی مدد کرو تو اپنے معبود کی مدد کا یہ نظریہ ان اقوام میں ہوتا ہے جن کا اللہ تعالیٰ کے ساتھ تعلق نہیں ہوتا۔ قرآن کریم نے بھی

اللہ کی مدد کرنے کا ذکر

کیا ہے۔ لیکن تمام علمائے امت اس بات پر متفق ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی مدد کے معنی یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے بندوں کی مدد کی جائے وغیرہ۔ ان سے ہمدردی کی جائے۔

انسان ان کے کام آئے۔ بہرحال یہ تو اسلام یا الٰہی جماعتوں کا نظریہ ہوتا ہے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قوم کا نظریہ یہ تھا کہ ابراہیمؑ کو آگ میں ڈال کر اپنے بُتوں کی مدد کرو۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اس امتحان کو جو ان کی زندگی میں بڑا سخت تھا (نیز دوسرے ابتلاؤں کو بھی) اللہ تعالےٰ کی خاطر، اُس کی رضا کے حصول کے لئے بشاشت کے ساتھ اور سکونِ قلب اور سینے کی ٹھنڈک کے ساتھ برداشت کیا اور اس یقین سے برداشت کیا کہ اللہ تعالےٰ جس کے ساتھ ہو سلامت اور کامیاب وہی رہا کرتا ہے۔

چنانچہ جب آپ کے دشمنوں نے آپ کو آگ میں ڈالا تو اللہ تعالےٰ نے اس آگ کو کہا کہ

"بَرْدًا وَّسَلٰمًا" (الانبیاء ۲۱: ۷۰)

یعنی حکم ہوا کہ یہ آگ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے احساسات میں دُکھ کی آگ نہ پیدا کرے بلکہ خوشی اور سکینت اور

بشاشت کی ٹھنڈک

پیدا کرے۔ تو "بَرْدًا" کا معجزہ احساس سے تعلق رکھتا ہے (اور "سَلٰمًا" کا معجزہ جسم سے تعلق رکھتا ہے)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک جگہ فرمایا ہے کہ غیر کہتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ کے بندوں کو تکالیف کیوں پہنچتی ہیں؟ آپؑ فرماتے ہیں کہ اُن سے جاکر پوچھو کہ خدا کی راہ میں اُنہیں جو پہنچتا ہے جسے تم تکالیف، دُکھ اور مصائب اور ایذاء سمجھتے ہو آیا وہ بھی ان چیزوں کو تکالیف، مصائب اور ایذاء سمجھتے ہیں یا بڑی لذت اور سرور پہنچانے والی چیزیں سمجھتے ہیں۔

خدا تعالیٰ نے ہمیں

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی مثال میں یہ بتایا

کہ جو حقیقتاً خدائے واحد و یگانہ کی پرستش کرنے والے اور اس کی عظمت اور اُس کے جلال اور احسان اور اُس کی توحید اور اُس کی رحمت اور اُس کی رأفت کے جلوے دیکھنے والے ہیں۔ وہ اِن دُکھوں کو دُکھ نہیں سمجھتے۔ ان آگوں کو آگ نہیں سمجھتے۔ یہ آگ اُن کی بلکہ اُن کے غلاموں کی غلام ہو جاتی ہے۔ وہ اِن دُکھوں کو، اس آگ کو بَرْدًا ٹھنڈک محسوس کرتے ہیں اور خوش ہوتے ہیں۔ اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے لئے اللہ تعالیٰ نے کہا کہ میں تیرے ذریعہ سے دُنیا پر یہ ثابت کر دوں گا کہ جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ ہو وہ تباہ نہیں ہوا کرتا۔ وہ سلامتی کا وارث ہوتا ہے۔ وہ خدائے سلام سے سلامتی کو حاصل کرتا ہے۔ اُس کو ہلاکت کے چشمے اور شیطان کے منبعے ہلاک نہیں کر سکتے۔

پس ایک قربانی جس کا تقویٰ آسمان تک پہنچا، جسے خدا نے قبول کیا وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قربانی تھی۔ اور قرآن کریم نے ہمیں اس مثال میں بتایا کہ جو قربانیاں قبول ہو جاتی ہیں، جو تقویٰ کی رُوح سے زندہ ہوتی ہیں۔ وہ خدا کو محبوب ہو جاتی ہیں۔

اللہ تعالےٰ اس کے نتیجہ میں دو معجزے دکھاتا ہے

ایک دُنیا کے دُکھوں کو ٹھنڈا کر دیا جاتا ہے اور وہ خوشی کا اور لذت اور مسرت کا موجب بنتے ہیں ایذاء کا موجب نہیں بنتے۔ اور دوسرا معجزہ یہ دکھاتا ہے کہ ساری دُنیا جلانے، مارنے، پیٹنے، ہلاک کرنے اور مٹا دینے پر تُلی ہوئی ہوتی ہے اور خدا تعالےٰ کے فرشتوں کی یہ آواز فضاؤں میں گونج رہی ہوتی ہے کہ یہ وہ قوم ہے جن پر اللہ تعالیٰ اپنی سلامتی کو نازل کرتا ہے۔ پس ایک تو دشمن کا منصوبہ جو مٹانے کے لئے کیا جاتا ہے برد ہو جاتا ہے اور دوسرے وہ سلامتی بن جاتا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ ان قربانیوں کے نتیجہ میں دو معجزے دکھاتا ہے جنہیں وہ قبول کر لیتا ہے جیسا کہ میں نے ابھی کہا کہ جو تقویٰ کی رُوح سے زندہ ہوتے ہیں۔

قربانی یہ ابتدائی نمونہ، اسوہ کے طور پر ہمارے سامنے رکھ رہی ہے۔ دوسری قربانی جو اُسوہ کے طور پر رکھی گئی وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی باہمی قربانی تھی کہ

ایک رؤیا میں دکھایا گیا

کہ ایک عظیم قربانی لینا چاہتا ہوں اور تیرا امتحان یہ ہے کہ آیا اگلی نسل کو اس رنگ میں تربیت دی ہے کہ وہ اس قربانی کے بوجھ کو بشاشت کے ساتھ برداشت کر لے۔ چنانچہ بعض کے نزدیک وہ ظاہری طور پر خواب پوری کرنے لگے اور بعض کے نزدیک وہ محض تعبیراً پوری ہوئی۔ بہرحال جو اس کی تعبیر تھی وہ یہی تھی کہ خدا کی راہ میں بظاہر موت کو قبول کرنا اور خدا کی راہ میں بظاہر موت میں اپنے پیارے بچے کو پھینک دینا۔ خدا تعالےٰ نے کہا میں یہ قربانی لینا چاہتا ہوں۔ تیری آزمائش ہو چکی اور تُو ہماری رحمتوں کا وارث بن گیا۔ اب ایک آزمائش اور ہے کہ آیا تیری تربیت صحیح ہے یا نہیں۔ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی قربانی دے اور حضرت اسمٰعیل علیہ السلام میری راہ میں قربانی دیں ورنہ اگر حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کا بیچ میں حصہ نہ ہوتا تو زبردستی پکڑ کے ذبح کر دیتے۔ لیکن انہوں نے اس طرح نہیں کیا بلکہ قرآن کریم نے بتایا ہے کہ انہوں نے کہا کہ اس طرح میں نے خواب دیکھی ہے آیا تُو یہ قربانی دینے کے لئے راضی ہے؟ تو اُن کا فوری طور پر بے تکلف جواب یہ تھا:۔

"اِفْعَلْ مَا تُؤْمَرُ" (الصّٰفّٰت ۳۷: ۱۰۳)

اللہ کا جو حکم ہے وہ کرو۔

"سَتَجِدُنِیْٓ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ مِنَ الصّٰبِرِیْنَ" (الصّٰفّٰت ۳۷: ۱۰۳)

خدا کے فضل اور اس کی توفیق سے تُو مجھے صابر نوجوانوں میں پائے گا۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے جس رنگ میں وہ قربانی لی اس سے ایک داغ بیل ڈالی گئی ایک بہت عظیم قربانی کی جس کا مکّہ کے ساتھ تعلق تھا۔ اُن کو اُس وقت

بے آب و گیاہ صحرا میں اکیلے چھوڑ دینے کا حکم ہوا

کعبہ کی عمارت کے آثار مٹ چکے تھے۔ بنیادیں ریت میں دبی ہوئی تھیں۔ نہ وہاں پانی تھا، نہ کھانے کی کوئی چیز تھی۔ تھوڑا سا راشن دیا اور اُن کو کہا خدا کا حکم ہے یہاں ٹھہر جاؤ۔ خدا کے حکم سے آپ چلے گئے۔ تب خدا تعالیٰ نے اس اجتماعی قربانی کو قبول کیا اور نہ صرف اس دُنیا کی زندگی کے سامان پیدا کئے بلکہ اس قربانی کے نتیجہ میں اُس عظیم انسان کو پیدا کیا جس نے ساری دُنیا کی رُوحانی زندگی کے سامان پیدا کر دیئے اور دراصل یہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی عظیم قربانیوں کی طرف اشارہ تھا کہ قربانی لے کر وہاں اس جگہ پر حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کو آباد کر دیا اور حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کی نسل کو پہلے دن یہ سبق دیا کہ تم نے اپنی آنے والی نسل کی صحیح تربیت کرنی ہے۔ تمہاری قربانیاں تبھی مقبول ہونگی جب "اگلی نسل کی تربیت کی ذمہ داری

بھی تم نبا ہوگے اور اگلی نسل بھی اُسی طرح بشاشت کے ساتھ، علیٰ وجہ البصیرت اور خدا تعالیٰ پر پورا وثوق اور یقین رکھتے ہوئے کہ وہ سلامتی پیدا کرتا ہے اس کی راہ میں ایثار کے نمونے دکھائے گی۔ ان قربانیوں کے بعد اللہ عزّ وجل قوم کے لئے ہلاکت کے سامان پیدا نہیں کیا کرتا۔ افراد کی زندگیاں تو قربان ہو جاتی ہیں۔ مسلمان بڑے فخر کے ساتھ شہید ہوتے ہیں لیکن یہ دُکھ اور یہ مصائب اسلام اور امّتِ مسلمہ کی ہلاکت کے لئے نہیں آتے۔

تیسری قربانی

جو اس سلسلہ میں عظیم تر قربانی ہے وہ نبیٔ اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کا وجود ہے۔

آپؐ کی بعثت کے وقت مکّہ معظمہ اگرچہ ظاہری طور پر آباد تھا۔ وہاں مکانات بھی بنے ہوئے تھے۔ وہاں بظاہر انسان بھی رہتے تھے لیکن حقیقتاً وہاں انسان کی آبادی نہ تھی کیونکہ انسانیت اُن کے اندر پائی نہیں جاتی تھی اور وہ انسان جس کا تعلق اپنے پیدا کرنے والے رب سے ہونا چاہیئے وہ انسان وہاں کوئی نہ تھا۔ تو اُس جنگل میں (روحانی آنکھ دیکھ رہی تھی کہ بے آباد جنگل ہے) گو مادی اور دنیوی آنکھ یہ دیکھ رہی تھی کہ لوگ آباد ہیں مگر جس کا داؤ چلتا ہے، جو چاہتے ہیں کر لیتے ہیں اور وہ ہر قسم کے فساد کے اندر مبتلا ہیں اور ہر قسم کی صلاحیت سے وہ محروم ہیں تو اللہ تعالےٰ نے اس غیر آباد مقام پر محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو پیدا کیا۔ غیر آباد اس معنے میں کہ روحانی طور پر وہ غیر آباد تھا۔

جب حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کو وہاں آباد کیا گیا تو ممکن تھا کہ کوئی قافلہ راہ بھٹک کے ہی وہاں آجاتا اور اُن کے پانی کا انتظام ہو جاتا اور کھانے کا انتظام ہو جاتا۔ لیکن آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے یہ وہ جگہ تھی جہاں جو بھٹکے ہوئے تھے وہ پانی اور کھانے کا انتظام نہیں کر رہے تھے بلکہ پانی روکنے اور کھانا بند کرنے کا انتظام کر رہے تھے جیسا کہ میں ابھی مختصراً بتاؤں گا۔

نبیٔ اکرم صلے اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے

آپ نے مکّہ کے لوگوں کے حالات دیکھے۔ روحانیت سے اُن کا بُعد دیکھا۔ اللہ تعالےٰ سے اُن کی دُوری دیکھی۔ بُتوں کا اُنہیں غلام پایا۔ فطرتیں اُن کی مسخ پائیں۔ تو شروع میں آپؐ نے اللہ تعالےٰ کی منشاء کے مطابق خفیہ تبلیغ کی۔ تبلیغ کا اعلان نہیں کیا بلکہ جو دوست تھے، واقف تھے، رشتہ دار تھے، جن کے ساتھ تعلق تھا اُنہیں سمجھانا شروع کیا کہ بُتوں کی پرستش چھوڑ دینی چاہیئے اور اللہ تعالیٰ جو واحد و یگانہ ہے اس کی پرستش کرنی چاہیئے۔ اور یہ عرصہ تھوڑا نہیں بلکہ تین سال کا لمبا عرصہ ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ مکّی زندگی کا قریباً ۱۸ ۔ ۲۰ فیصد زمانہ ہے جس میں یہ خفیہ تبلیغ رہی ہے اور اس عرصہ میں چند ایک مسلمان ہو گئے جو اُنگلیوں پر گنے جا سکتے ہیں۔ میں آپکو اس چیز کی طرف توجہ نہیں دلا رہا کہ وہ خفیہ تبلیغ کا زمانہ تھا بلکہ میں اس چیز کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ اس قسم کے ظالم لوگ تھے کہ نبیٔ اکرم صلے اللہ علیہ وسلم خداداد نورِ فراست سے اس نتیجہ پر پہنچے کہ اگر آج اعلانیہ اور کھُل کے تبلیغ کی گئی تو یہ لوگ پُوری کوشش کریں گے کہ اسلام کو مٹا دیں اور اس وقت تک چونکہ چند ہی ساتھی تھے اور ان کی تربیت بھی آپؐ کے پروں کے نیچے ایک وقت کے بعد مکمل ہوئی تھی ان کی زندگیاں خطرے میں پڑ جائیں گی اور جو اصل مقصد اسلام کی ترقی اور ساری دُنیا میں پھیلانے کا ہے اُسے بہت زبردست خطرہ پیش آئے گا۔ یہ خطرہ کامل اور حقیقی تربیت سے قبل مول نہیں لینا چاہیئے۔ آپؐ نے اللہ تعالےٰ کی اجازت سے ایسا کیا۔ پس اس قسم کے ظالم لوگ تھے وہ۔ پھر تین سال جب گزر گئے اور آپؐ کے ساتھی آپؐ کی تربیت حاصل کر چکے نیز خدا تعالےٰ کے فرشتوں نے اُن مُنکروں میں سے بھی بہت سوں کے دلوں کے زنگ کو اُن رُوحانی اثرات اور قوتِ قدسی کے نتیجہ میں جو اللہ تعالےٰ اپنے ماموریا عبد کے ذریعہ پیدا کر دیتا ہے، دھونا شروع کیا اور کئی ایک دل نسبتاً نرم ہو گئے تو اللہ کے حکم سے کھُل کے تبلیغ کی جانے لگی۔

پھر تین سال کے قریب مکّی زندگی کا ایک ایسا دور ہے جس میں کھُلی تبلیغ اور بڑی شدید مخالفت ہوئی۔ اب

یہ قربانی کا تیسرا نمونہ ہے

جو کامل اسوۂ حسنہ ہے۔ نبیٔ اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کا اپنا نمونہ کامل اُسوہ ہے اور آپؐ کی تربیت اُمّتِ مسلمہ کے لئے ایک کامل نمونہ ہے کہ کس رنگ میں آپؐ نے تربیت کی۔ چنانچہ یہ تربیت اُن تکالیف اور مصائب کو دیکھ کر ظاہر ہوتی ہے جو آپ کے صحابہ کو سہنے پڑے اور جس قسم کی سخت زندگی میں سے ان کو گزرنا پڑا۔ یہ واقعات بتاتے ہیں کہ نبیٔ اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی نہایت کامیاب اور نہایت اعلیٰ درجہ کی تربیت تھی۔ یہ تین سال گزر گئے۔ پھر جب مشرکینِ مکّہ کو اس میں کامیابی نظر نہ آئی تو انہوں نے فیصلہ کیا کہ اب ان کا مکمل بائیکاٹ کیا جائے۔ نہ ان سے کوئی رشتہ کرے۔ نہ کلام کرے۔ نہ کوئی تعلق رکھے۔ نہ ان کو کھانے پینے کے لئے کچھ دیا جائے۔ جہاں تک حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کو بے آب و گیاہ صحرا میں آباد کرنے کا تعلق تھا ہو سکتا تھا کہ اللہ کے فضل سے کوئی قافلہ آجاتا اور غذا دے دیتا۔ اُن کے کھانے پینے کا انتظام تو نہیں تھا کیونکہ چند دن کی خوراک تھی۔ لیکن پانی اور کھانے کے راستے بند نہیں تھے۔ یہی راستے تھے جو کھلے۔ ایک زمین کا راستہ تھا اور ایک آسمان کا راستہ تھا۔ یعنی فرشتوں نے قافلوں سے کہا کہ وہاں جاؤ۔ صحرا میں پانی پیدا کر دیا کہ ان کے لئے جذب کا موجب بن جائے۔ لیکن یہاں نہ صرف یہ کہ کھانے پینے کا سامان نہیں تھا بلکہ دروازوں پر پہرے تھے۔ اور اتنا سخت محاصرہ تھا اور اتنی سخت تنگی تھی صحابہؓ کو اور ان کے ساتھ ان کے ایسے رشتہ داروں کو جو آپ کا ساتھ دیتے تھے اگرچہ ایمان نہیں لائے تھے کہ ایک صحابی کہتے ہیں کہ بھُوک کی وجہ سے ہمارا یہ حال ہوتا تھا کہ ایک دفعہ ایک چیز پر میرا پاؤں پڑا اور میں نے محسوس کیا کہ یہ نرم سی چیز ہے۔ رات کا وقت تھا اندھیرے میں میں نے اُسے اُٹھایا اور کھا گیا۔ جب بتاتے تھے تو کہتے تھے کہ مجھے آج تک پتہ نہیں کہ وہ تھی کیا چیز!

ایک اور بڑے بزرگ صحابی روایت کرتے ہیں کہ ایک دفعہ اتفاقاً وہاں ایک سُوکھا ہوا، پُرانا چمڑا مل گیا میں اس کو لے گیا اور اچھی طرح صاف کیا، دھویا، اُبالا اور نرم کر کے کئی دن تک یہ میری ضیافت تھی۔ میں اس پر گزارہ کرتا رہا۔ اس قسم کی شدید بھُوک اور پیاس کی تکلیف میں سے وہ گزر رہے تھے۔ اور صرف پانچ یا سات دن کے لئے نہیں بلکہ قریباً

ڈھائی، تین سال

یہ محاصرہ رہا اور اس قسم کی تنگی رہی۔

اور

ہمارے محبوب محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی عجب شان ہے

اور آپؐ کی قوتِ قدسیہ کا عجیب اثر ہے کہ اتنا لمبا عرصہ تکالیف برداشت کرنے کے باوجود ایک شخص نے بھی ارتداد اختیار نہیں کیا بلکہ وہ سب کے سب مضبوطی کے ساتھ اپنے مذہب پر اپنے دین پر قائم رہے۔ پھر خدا تعالیٰ نے اس آزمائش کے بعد جس میں نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم دُنیا کے لئے ایک نمونہ بنے اور تربیت میں بھی ایک نمونہ بنے اور آپؐ کے صحابہؓ نے دُنیا کو نہایت شان دار قربانیوں کا نمونہ دکھایا۔ خدا تعالےٰ نے ایسے حالات پیدا کر دیئے کہ ان کفار میں سے ہی جنہوں نے یہ محاصرہ اور بائیکاٹ کیا تھا کچھ لوگ اس کے خلاف ہو گئے اللہ تعالےٰ نے ایک معجزہ دکھایا اُن کے دل اس معاملہ میں نرم کر دیئے اور محاصرہ اُٹھ گیا۔

پھر جب کچھ آزادی ملی تو ایک دن نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو خیال پیدا ہوا کہ مکہ والوں کو مَیں نے پیغامِ حق سُنایا ہے۔ کچھ نے قبول کیا ہے باقیوں نے قبول نہیں کیا۔ بہرحال ساری دُنیا کے لئے جو مذہب ہے اس کی اشاعت اب مکہ سے باہر بھی کرنی چاہیئے۔

آپؐ طائف چلے گئے

اور قریباً دس دن وہاں ٹھہرے۔ لیکن ان سخت دل بدقسمت لوگوں پر بھی کوئی اثر نہیں ہوا۔ بعض نے خاموشی اختیار کی لیکن بعض نے بڑا سخت رویہ اختیار کیا۔ اور جب ان لوگوں سے وقتی طور پر مایوس ہو کر کہ اب یہ میری بات نہیں سُنتے آپؐ واپس ہوئے تو انہوں نے طائف کے بچوں اور اوباش قسم کے لوگوں کو کہا کہ محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کے پیچھے جاؤ اور تنگ کرو۔ چنانچہ تین میل تک جس کا مطلب یہ ہے کہ ۴۵ منٹ سے ایک گھنٹہ۔ کیونکہ راستہ کا تو مجھے علم نہیں۔ اگر راستہ مشکل ہو تو وقت زیادہ لگتا ہے سہل ہو تو جلدی طے ہو جاتا ہے۔ بہرحال ۴۰-۵۰-۶۰ منٹ میں طے ہوا ہوگا۔ تین میل تک یہ لوگ آپؐ کو گالیاں دیتے اور آپؐ پر پتھر برساتے پیچھے پیچھے ہوئے۔ اور آپؐ کا یہ حال تھا کہ پتھروں کے لگنے سے جو خون بہہ رہا تھا اس سے سارا جسم خون آلود ہو گیا تھا۔ اور جب یہ ہو چکا اور اللہ کے نبیؐ نے، اور اُس کے محبوب نے

خدا کی راہ میں قربانی کا ایک بے نظیر نمونہ

پیش کر دیا تو اللہ تعالےٰ نے فرشتوں سے بھی کہا کہ پاک بندہ (صلے اللہ علیہ وسلم) مَیں پیدا کرنا چاہتا تھا جس کی وجہ سے مَیں نے انسان کو پیدا کیا۔ اُس وقت تم نے یہ کہا تھا کہ اے خدا! تُو اس دُنیا میں فساد اور خون بہانے والے پیدا کرنا چاہتا ہے۔ یعنی ایک ایسا سلسلہ ہوگا جس میں فساد بھی ہوگا۔ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا جو مَیں جانتا ہوں تم نہیں جانتے۔ تو خدا تعالیٰ نے فرشتوں کو کہا کہ مَیں نے تمہیں کہا تھا کہ جو میرے علم میں ہے تمہارے علم میں نہیں۔ آؤ آج تمہیں بتاؤں کہ میرے علم میں کیا تھا؟ تم سمجھتے تھے کہ فساد کرنیوالے اور خون کرنے والے انسان اس دُنیا پر پیدا کئے جا رہے ہیں لیکن جس انسان کو مَیں پیدا کرنا چاہتا تھا اس کو آج جا کے آزما لو اور دیکھو! کیا وہ فساد پیدا کرنے والا ہے یا خون کرنے والا ہے؟

چنانچہ فرشتے سے کہا کہ محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کے پاس جاؤ اور آپؐ سے کہو کہ طائف والوں نے آپؐ کو بہت دُکھ دیا۔ جب آپ شہر کو چھوڑ کے جا رہے تھے اس وقت بھی آپؐ کو نہیں چھوڑا اور ناسمجھ اور اوباش قسم کے لوگوں کو پیچھے لگا دیا جنہوں نے تین میل تک آپؐ کو گندی گالیاں دیں، پتھراؤ کیا۔ سارا جسم خون خون ہو گیا۔ خدا فرماتا ہے کہ اگر آپ چاہیں تو طائف کے گرد جو پہاڑیاں ہیں اُن کو ان کے اوپر پھینک دیا جائے اور ساری آبادی کو تباہ کر دیا جائے تب مقصدِ حیات (صلے اللہ علیہ وسلم) نے جواب دیا کہ یہ پہاڑیاں ان پر نہیں گرائی جائیں گی اور یہ لوگ تباہ نہیں کئے جائیں گے۔ کیونکہ مجھے امید ہے کہ ان میں سے ہی وہ لوگ بھی پیدا ہوں گے جو اپنے رب کی شناخت کرنے لگیں گے اور خدائے واحد و یگانہ کی پرستش کرنے لگیں گے محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے فرشتوں کو بھی سبق سکھایا اور ہمیں بھی سبق سکھایا اور ہمارے لئے نمونہ بنے۔

دو طرح کا نمونہ

ایک یہ کہ اگر ہمیں اللہ کی راہ میں قربانیاں دینا پڑیں اور مصائب برداشت کرنے پڑیں تو جس طرح مَیں نے برداشت کئے ہیں اسی طرح اگر تم میرے ساتھ محبت رکھتے ہو تو تم بھی خدا کی راہ میں تکالیف اور مصائب کو برداشت کرنا اور دوسرے اس رنگ میں نمونہ کہ ہر نسل اگلی نسل کی تربیت اس رنگ میں کرے کہ وہ اُسوۂ نبویؐ کی پیروی کرنے والی ہو اور خدا کی رضا کی جستجو میں دُنیا کی ذلتوں اور دُنیا کی حقارتوں اور دُنیا کی ایذا رسانیوں اور دُنیا کے پتھراؤ کی کوئی پرواہ نہ کرے۔

یہ اُسوہ اور نمونہ ہے جو دُنیا کے سامنے
محمد صلے اللہ علیہ وسلم
نے پیش کیا اور اپنے اور بیگانے اس پر حیران بھی ہوئے اور اس کی تعریف بھی کی۔ لیکن دُنیا ان بیوقوفوں اور اوباشوں کی سنّت کی تو اتباع کرنے کے لئے بڑی جلدی تیار ہو جاتی ہے جنہوں نے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دیں اور آپؐ پر پتھراؤ کئے لیکن محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے اُسوہ کی پیروی کی طرف متوجہ نہیں ہوتی۔

اللہ تعالےٰ ان کی آنکھیں کھولے

اور قربانی کی حقیقی رُوح کو وہ سمجھنے لگیں اور خدا تعالیٰ سب دُنیا کو، تمام انسانوں کو یہ توفیق عطا کرے کہ وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے نمونہ پر چل کر خدا تعالےٰ کے محبوب بن جائیں اور اُس کے حضور ایسی قربانیاں پیش کریں جو مقبول ہوں اور جن کے نتیجہ میں

بَرْدًا وَّ سَلٰمًا

کے حالات پیدا ہو جائیں یعنی ان دُکھوں کو وہ کوئی دُکھ نہ سمجھیں اور اس پختہ یقین پر قائم ہوں کہ ساری دُنیا مل کے بھی محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے غلاموں کو مٹا نہیں سکتی۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہے۔

اللہ تعالےٰ ساری دُنیا کو ہی
محمد صلے اللہ علیہ وسلم
کے راحت بخش خنک سائے تلے جمع کر دے۔ آمین ؂

ہر صاحبِ استطاعت احمدی کا فرض ہے
کہ وہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے

تاریخ اسلام

عہدِ خلافت میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی ہدایات

خراج وصول کرنے والے عاملوں کے نام

"یقیناً اللہ تعالےٰ نے مخلوق کو حق کے ساتھ پیدا فرمایا ہے اور وہ بجز حق کے کسی چیز کو قبول نہیں فرماتا۔ پس تم حق کو اختیار کرو اور حق کے مطابق فرائض ادا کرتے رہو۔ امانت کو لازم پکڑو۔ امانت کو پوری طرح اختیار کرو اس کے لئے کمرِ ہمت باندھ کر کھڑے ہو جاؤ۔ اور ان لوگوں میں سے پہلے لوگ نہ بنو۔ جن سے امانت چھینی جائیگی ورنہ تم اپنی بداعمالیوں کے علاوہ بعد میں آنے والے لوگوں کی برائیوں میں بھی شریک ہو جاؤ گے۔ معاہدات کی پوری پابندی کرو۔ وفاداری کو اپنا شعار بناؤ۔ کسی یتیم یا معاہدہ کرنے والے پر کسی طرح کا ظلم نہ کرو۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ ان لوگوں کا مدِ مقابل ہے جو ان پر ظلم کرے گا۔"

عامۃ المسلمین کے نام

"آپ لوگوں نے جس بلند مرتبہ اور اعلےٰ شان کو پایا ہے وہ اطاعت پیروی اور اتباع کے نتیجہ میں پایا ہے۔ پس دنیا تمہیں اپنے اس طریق سے کسی دوسری طرف نہ پھیر دے۔ امتِ محمدیہ کا معاملہ اتحاد و اتفاق کے بعد آخر تفرقہ اور بدعتوں کی طرف جانے والا ہے۔ تین باتیں تمہارے اندر وجود پذیر ہونگی۔

اوّل۔ نعمتوں کی فراوانی

دوم۔ لونڈیوں سے تمہاری اولاد کی بوغت

سوم۔ اعراب اور عجمی لوگوں کا قرآن مجید پڑھنا۔ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے۔ اَلْکُفْرُ فِی الْعَجْمَۃِ کہ اہل عجم کی واقفیت اور عدم علم سے کفر ترقی کرتا ہے۔ پس جب کوئی معاملہ ان پر مبہم ہو جاتا ہے تو وہ تکلف کی راہ اختیار کر لیتے ہیں۔ اور بدعتوں کے راستہ پر چل پڑتے ہیں۔"

(ابوالعطاء جالندھری)

تحریکِ جدید کے بارہ میں عہدہ داران جماعت پر انحصار کافی نہیں

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے۔

"خدا تعالےٰ کے کام پریذیڈنٹوں اور سیکرٹریوں سے وابستہ نہیں ہوتے اور نہ قیامت کے روز اللہ تعالےٰ کسی جماعت سے پوچھے گا کہ تمہارا پریذیڈنٹ یا سیکرٹری کیسا تھا؟ بلکہ وہ افراد سے پوچھے گا کہ تم کیسے تھے؟ اگر کسی جگہ کا پریذیڈنٹ یا سیکرٹری سست ہوگا اور ان کی سستی کی وجہ سے جماعت کے لوگ تحریک میں حصہ لینے سے محروم رہیں گے تو اللہ تعالیٰ انہیں معاف نہیں کرے گا۔"

اس ارشاد کے پیشِ نظر ہر فرد جماعت اپنا محاسبہ کرے کہ کیا اس نے اشاعت اسلام کے لئے تحریک جدید کا وعدہ اپنے محبوب امام کے حضور پیش کر دیا ہے؟ (وکیل اعلیٰ تحریک جدید)

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفوس کرتی ہے۔

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

وہ اعمال جو اللہ تعالےٰ کو زیادہ پسند ہیں

(۱)

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ سَاَلْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیُّ الْعَمَلِ اَحَبُّ اِلَی اللّٰہِ تَعَالٰی۔ قَالَ اَلصَّلٰوۃُ عَلٰی وَقْتِھَا۔ قُلْتُ ثُمَّ اَیٌّ؟ قَالَ بِرُّ الْوَالِدَیْنِ قُلْتُ ثُمَّ اَیٌّ؟ قَالَ اَلْجِھَادُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ۔

(بخاری کتاب الجہاد)

ترجمہ۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کونسا عمل اللہ تعالےٰ کو زیادہ پسند ہے۔ آپ نے فرمایا وقت پر نماز پڑھنا۔ میں نے عرض کی۔ اس کے بعد کون؟ آپ نے فرمایا ماں باپ سے نیک سلوک کرنا۔ پھر میں نے عرض کی کہ اس کے بعد کون؟ آپ نے فرمایا۔ اللہ تعالےٰ کے راستے میں جہاد کرنا۔ یعنی خدا تعالےٰ کے دین کی اشاعت کے لئے پوری پوری کوشش کرنا۔

(۲)

نیکیاں گناہوں کو مٹا دیتی ہیں

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَصَبْتُ حَدًّا فَاَقِمْہُ عَلَیَّ وَحَضَرَتِ الصَّلٰوۃُ فَصَلّٰی مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قَضَی الصَّلٰوۃَ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ اَصَبْتُ حَدًّا فَاَقِمْ فِیَّ کِتَابَ اللّٰہِ۔ قَالَ ھَلْ حَضَرْتَ مَعَنَا الصَّلٰوۃَ؟ قَالَ نَعَمْ قَالَ قَدْ غُفِرَ لَکَ

(بخاری کتاب المحاربین اذا اقروا بالحد)

ترجمہ۔ حضرت انس رضی اللہ تعالےٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ اے اللہ تعالےٰ کے رسول! میں گناہ کا مرتکب ہوا ہوں اور سزا کا مستحق ہوں۔ نماز کا وقت ہو چکا تھا۔ اس شخص نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی۔ جب نماز ختم ہوئی تو اس نے عرض کی۔ اے اللہ کے رسول! میں سزا کا مستحق ہوں۔ مجھے اللہ تعالےٰ کی کتاب کے مطابق سزا دیجئے۔ آپ نے فرمایا کیا تو نے ہمارے ساتھ نماز نہیں پڑھی۔ اس نے کہا جی حضور پڑھی ہے۔ آپ نے فرمایا۔ اس نیکی کی وجہ سے تجھے بخش دیا گیا ہے۔ نیکیاں گناہوں کو مٹا دیتی ہیں۔

درخواستِ دعا

خاکسار کے والد صاحب بعارضہ ضعف بصارت عرصہ سے بیمار ہیں۔ میرا چھوٹا بھائی بھی بیمار چلا آرہا ہے۔ خود میری صحت بھی گزشتہ پندرہ بیس یوم سے خراب چلی آرہی ہے۔ بزرگانِ سلسلہ و احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ ہمیں اپنے فضل سے کامل و عاجل صحت عطا فرمائے آمین

(نذیر احمد ٹیچر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ)

ربوہ کا سالانہ جلسہ ـــــ ایک نو احمدی دوست کے تاثرات

یہ خاکسار حال ہی میں سلسلہ عالیہ احمدیہ سے منسلک ہوا ہے۔ ۱۹۶۸ء کے سالانہ جلسہ پر پہلی مرتبہ ربوہ جانے کا موقع ملا۔ جلسہ سالانہ پر جو کچھ اس حقیر ناچیز نے دیکھا اس کے متعلق یہی کہا جا سکتا ہے کہ آج مسلمانوں کے جتنے فرقے پائے جاتے ہیں ان میں اگر ٹھیٹھ اسلامی نمونہ دیکھنا مقصود ہو تو وہ ربوہ میں ہی دیکھا جا سکتا ہے، جہاں پر گذشتہ جلسہ سالانہ کے موقع پر ایک لاکھ اشخاص سے زیادہ کا اجتماع ہوا۔ وہ دنیا کے ہر گوشے سے آئے ہوئے تھے۔ برادرانہ اخوت اور اسلامی مساوات صحیح رنگ میں یہیں پائی گئی۔ محمود اور ایاز سب ایک ہی صف میں کھڑے تھے۔ نہ کوئی جھگڑا نہ فساد۔ ہر ایک دوسرے کی تکلیف کو اپنی تکلیف سمجھ کر اسے دور کرنے کی کوشش کرتا تھا۔ احمدیت کے دلدادہ اپنے محبوب امام حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی دلپذیر تقریر کے مختلف پہلوؤں کو اپنی اپنی زبان میں، اپنی اپنی عقل و فہم کے مطابق بیان کرتے ہوئے دیکھے گئے۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ ربوہ پہنچ کر انسان اپنے آپ کو ایک دوسری دنیا میں پاتا ہے، جہاں پر ہر طرف قرآن پاک اور احادیث نبوی کا ہی چرچا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے:-

آؤ لوگو کہ یہیں نورِ خدا پاؤ گے
لو تمہیں طورِ تسلی کا بتایا ہم نے

اس خاکسار نے من و عن اس کو درست پایا۔ مجھے ربوہ میں ہر طرف خدا کا نور ہی نور نظر آیا۔ سوال پیدا ہوتا ہے کہ احمدی احباب دور دراز ملکوں اور شہروں سے سفر کی صعوبت برداشت کرتے ہوئے شدید سردی میں ربوہ میں کیوں آتے ہیں؟ وہ صرف اور صرف اس لئے آتے ہیں کہ اسلام کی باتیں سن کر اپنے ایمان کو تازہ کریں اور اپنے دلوں کو گناہوں کے زنگ کی آلودگی سے پاک کریں اور خدا کے نور سے اپنی جھولیاں بھر کر واپس ہوں۔

ربوہ میں نہ تو دولت بٹتی ہے نہ مٹھائی تقسیم ہوتی ہے اور نہ ہی گھر کا سا آرام ملتا ہے آخر وہ کونسی شے ہے جو اس قدر کشش کا باعث بنی ہوئی ہے۔ یہ ہر ایک انسان کے لئے غور کا مقام ہے۔ میں یہ کہنے پر مجبور ہوں کہ اس کی اصل وجہ خود ربوہ جا کر ہی دریافت کی جا سکتی ہے۔

سب سے پہلا جلسہ سالانہ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حیات میں قادیان میں منعقد ہوا اس میں حاضر ہونے والوں کی تعداد ستر یا پچھتر کے قریب تھی۔ مگر اب ترقی کرتے کرتے ایک لاکھ سے زیادہ پہنچ گئی ہے۔ کیا اس قدر ترقی، اس قدر کامیابی، اس قدر عروج کسی ایسی جماعت کو مل سکتا ہے جس کی بنیاد جھوٹ پر قائم ہو۔ جھوٹ کبھی دنیا میں پھلتا پھولتا نظر نہیں آیا۔ مسیلمہ کذاب نے حضور علیہ السلام کے مقابل نبی ہونے کا دعویٰ کیا تو اس کا جھوٹ کتنی مدت تک چلا، مجھکو اس پر روشنی ڈالنے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ ہم سب پر عیاں ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے پیچھے ایک ایسی جماعت چھوڑ گئے ہیں جو دنیا کے ہر گوشے میں پھیلی ہوئی ہے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود اور سلام بھیجتی ہے۔ جب سے دنیا قائم ہوئی ہے کیا کسی جھوٹے فرد کو بھی ایسی عزت حاصل ہوئی ہے۔ دیدہ باید۔

میرے دوستو، میرے بھائیو، ذرا غور کرو کہ قادیان جیسی ایک گم نام بستی سے ایک ایسا انسان جو کہ خود بھی گم نام تھا اٹھتا ہے اور ہر مذہب و ملت کے لیڈروں کو للکارتا ہے اور کہتا ہے کہ اسلام کا خدا ایک زندہ خدا ہے۔ اس کے کلام پاک قرآن مجید میں اعجاز نمائی کی طاقت موجود ہے۔ اسلام ہی ایک زندہ مذہب ہے۔ دیگر سب مذاہب اس کے مقابلہ میں ہیچ ہیں، مردہ ہیں۔ ان میں سے کسی ایک میں بھی اعجاز نمائی کی طاقت نہیں ہے۔ مگر کسی مذہب کا کوئی لیڈر اس کے مقابلہ میں نہ آیا اور خدا کے شیر کے مقابلہ میں آ بھی کون سکتا تھا۔ اس گمنام انسان کی آواز دنیا کے گوشہ گوشہ میں پھیل چکی ہے اور ابراہیمی پرندے دنیا کی ہر سمت سے سالانہ اجتماع پر آموجود ہوتے ہیں، جس کا یہ خاکسار چشم دید گواہ ہے، اور اس اجتماع کو دیکھ کر بے اختیار دل سے یہ صدا بلند ہوتی ہے کہ جس طرح قرون اولیٰ کے مسلمانوں نے دنیا کو بدل ڈالا تھا اسی طرح یہ سلسلہ احمدیہ کے افراد بھی زمانہ کو بدل ڈالیں گے اور اسلام کو دنیا میں غالب کر کے چھوڑیں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حضرت عیسیٰؑ کی وفات قرآن پاک سے ثابت کر کے عیسائی مذہب کو بیخ و بنیاد سے اکھیڑ دیا کیونکہ جس مذہب کا خدا مر گیا وہ مذہب زندہ کہاں رہا۔ اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود نے کسر صلیب باحسن وجوہ کر دکھایا۔ لاکھوں درود ہوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء پر جن کے غلام نے اسلام کو دنیا بھر کے مذاہب پر غالب کر دکھایا۔

یہ خاکسار اپنے جذبات ٹوٹے پھوٹے الفاظ میں اس نیت سے بیان کر رہا ہے کہ بہت ممکن ہے کہ بعض دوستوں کو ان سے فائدہ پہنچ جائے۔

میں دوستوں سے اپنے لئے بھی درخواست دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اس عاجز بندہ کو دین کی خدمت کرنے کی توفیق دے۔ آمین۔

ہدایت اللہ از کوئٹہ

وقت کی قدر کرو۔ وقت غنیمت سمجھو!

دوستو بہرِ خدا وقت کی قیمت سمجھو
وقت کی قدر کرو، وقت غنیمت سمجھو

وقت گذرا ہوا لوٹا نہیں سکتا کوئی
کھو کے اِک بار اِسے پا نہیں سکتا کوئی

وقت کی ربِّ محمدؐ نے قسم کھائی ہے
وقت کی وحی مقدس میں ثنا آئی ہے

وقت سے عالمِ ہستی نے جِلا پائی ہے
ہر طرف وقت کی ضَو سے چمن آرائی ہے

وقت شاہد ہے کہ ہر چیز یہاں فانی ہے
فقط اِک ذاتِ خدا دائم و لاثانی ہے

وقت سب رنج و غم و داد بھلا دیتا ہے
زخم کتنے بھی ہوں گہرے یہ مٹا دیتا ہے

وقت نے صدیوں کے ویرانوں کو آباد کیا
غم رسیدوں کو خوش و خرم و دلشاد کیا

وقت دے ساتھ تو ہر کام سنور جاتا ہے
تیرہ بختوں کا بھی انجام سنور جاتا ہے

گرچہ دھرتی یہ کئی بار ہوئی زیر و زبر
ایک پل بھی نہ رکی وقت کی رفتار مگر

جس کو پابندیٔ اوقات کا احساس نہیں
وقت ہرگز اُسے آئے گا کبھی راس نہیں

(محمد صدیق امرتسری)

معاصرین سے

★ ملت اسلامیہ کی فرقہ بندیاں
★ ملک کی دینی جماعتوں سے

پاپائے اعظم نے عیسائی قوم کے اکثریتی فرقے رومن کیتھولک سے مخاطب ہو کر کتنی اچھی بات کہی ہے کہ

"اس فرقے کو منکسرانہ انداز میں یہ بات تسلیم کر لینی چاہیئے کہ انہوں نے صدیوں سے کیتھولک اور دوسرے عیسائیوں کے باہمی تنازعے میں کچھ غلطیاں اور کوتاہیاں کی ہیں"۔

پاپائے اعظم رومن کیتھولک فرقے سے تعلق رکھتے ہیں اور اسی کو مخاطب کر کے انہوں نے فرمایا کہ :-

"جو لوگ کیتھولک مسلک سے تعلق نہیں رکھتے ان کے بارے میں ہم کیتھولکوں کو فکر و عمل کے سانچے بدلنا چاہیئے۔ ان کو چاہیئے کہ وہ پروٹسٹنٹوں کے ..... اچھے خیالات کی قدر کریں"۔

پاپائے اعظم نے فرمایا :-

"جو مسائل ہمارے گرد و پیش موجود ہیں ان کی سنگینی کا تقاضا ہے کہ ہم خیر خواہی، وقار، خوش خلقی اور دوستی کے جذبے سے ان بھائیوں کو گلے لگائیں جو اب تک ہم سے دور ہیں"۔

ملاحظہ فرمایا آپ نے، عیسائی دنیا کا یہ عظیم پیشوا عیسائیت کے سب سے بڑے فرقے کیتھولکوں سے مخاطب ہو کر انہیں تین باتوں کی دعوت دے رہا ہے — ایک — تو یہ کہ عیسائیت کے اقلیتی فرقوں نے چاہے کچھ بھی کوتاہیاں کی ہوں مگر اکثریت میں ہونے کے تعلق سے کیتھولکوں کا ظرف بہت وسیع اور دل بہت کشادہ ہونا چاہیئے تھا دوسرے — انہوں نے کیتھولکوں کو آمادہ کیا ہے کہ ماضی میں جو کچھ ہو چکا اس سے سبق لیں اور اب اپنے مذہب کو ماننے والے دوسرے فرقوں کو گلے لگائیں اور ان کے خیالات کی قدر کریں — ان دو امور کے علاوہ تیسری — اہم ترین بات جس کی جانب پاپائے اعظم نے توجہ منعطف کرائی ہے یہ ہے — کہ گرد و پیش کا ماحول اس وقت عیسائیت کے لئے بہت سنگین ہو چکا ہے اور اس کا تقاضا ہے کہ جہاں تک ہو سکے اس مذہب کے ماننے والے ایک طاقت بن کر کھڑے ہوں

عیسائی دنیا نے جب سے یہ محسوس کیا ہے کہ اسے اس وقت دو خطرناک دشمنوں سے واسطہ درپیش ہے اُسی وقت سے اس نے اپنی صفوں کو زیادہ سے زیادہ متحد کرنے کی ٹھان لی ہے۔ جن دو فریقوں سے عیسائیوں نے خطرہ محسوس کیا ہے ان میں سے ایک اشتراکی تصورات اور اشتراکی مملکتیں ہیں اور — دوسرا خطرہ اسلامی تصورات اور مسلم ممالک ہیں تو ان کے پیشواؤں نے بہت سمجھداری کے ساتھ ان دونوں محاذوں کے مقابلے پر مورچہ آرائی کی۔ مسلمانوں کے سلسلے میں انہوں نے ایک طرف تو یہ کوششیں کیں کہ ان کے دلوں میں اسلام کی طرف سے تذبذب پیدا ہو دوسرے مسلمانوں کی مخالف قوتوں کو انہوں نے اپنے ساتھ ملانے کی اسکیمیں بنائیں۔ یہ سب جانتے ہیں کہ عیسائیت کو یہودیوں سے کتنی زیادہ شکایت رہی ہے اور وہ حضرت عیسےٰؑ کے مصلوب ہونے کو کس طرح یہودیوں سے منسوب کرتے رہے ہیں مگر یہ صرف مسلم دشمنی ہے جس نے عیسائی پادریوں کو اس فتوے پر آمادہ کر دیا ہے کہ وہ یہودیوں کو اس واقعہ سے بری الذمہ قرار دیں۔

عیسائی دنیا نے اپنے دوسرے حریف اشتراکیت کے مقابلے میں بھی ایک جانب تو اشتراکی صفوں میں انتشار پیدا کرنے کی اسکیمیں بنائیں اور دوسری جانب اپنے اتحاد کو مستحکم تر کیا۔

ہم عیسائیت کو مردہ دین قرار دیتے ہیں جس کے پیشواؤں نے حضرت عیسےٰؑ کی تعلیمات کو فراموش کر کے بلکہ مقدس کتاب میں تحریف کر کے خدائی دین کو کچھ سے کچھ بنا دیا۔ لیکن اس بے جان تن میں آج صرف اس وجہ سے روح پیدا ہو رہی ہے کہ اس کے پیشواؤں نے بیدار ذہن کے ساتھ اپنی صفوں کو متحد کرنے کا تہیہ کر لیا ہے

ہم چاہیں تو فرزندانِ تثلیث سے ہم فرزندانِ توحید کو بھی بہت کچھ سبق مل سکتا ہے۔ ہماری صفوں میں بھی انتشار ہے۔ ہمارے یہاں بھی اکثریتی اور اقلیتی فرقے ہیں جو ایک دوسرے کی قدر افزائی اور باہمدگر رواداری برتنے کے لئے تیار نہیں۔ ہمارے یہاں بھی بدقسمتی یہ ہے کہ ہم نقطہ ہائے اتفاق ڈھونڈنے کے بجائے نقطہ ہائے اختلاف تلاش کرتے ہیں اور جب ایسا کوئی عنوان مل جاتا ہے تو اپنی تاویلات اور مباحث سے اس طرح جھگڑا چھیڑ دیتے ہیں کہ گویا یہی وقت کا سب سے اہم مسئلہ ہے۔

باہر کی دنیا ہم پر چوٹیں لگا رہی ہے اور ہمارا بھرکس نکال دیا ہے لیکن ہم ہیں کہ باہمی مناظروں اور جھگڑوں کے دل پسند مشغلوں کو چھوڑنے کے لئے تیار نہیں۔ پھر افسوس پر افسوس یہ ہے کہ یہ سارے جھگڑے اس اُمت میں برپا ہیں جس کو متحد ہو کر اللہ کے دین پر جم جانے کی ہدایت کرنے کے ساتھ ساتھ اس بات سے ڈرایا بھی دیا گیا تھا کہ۔

اگر وہ منتشر ہوتے تو ان کی ہوا اکھڑ جائے گی اور انہیں ذلیل و خوار بن کر رہنا ہوگا

پاپائے اعظم کی اپیل اور کوشش دراصل ہمارے منہ پر ایک چپت ہے اللہ کرے کہ ہم اس کی چوٹ محسوس کریں اور اپنی اصلاح پر متوجہ ہو سکیں۔

(شہاب لاہور ۲۱ فروری ۱۹۶۹ء)

ملک کی دینی جماعتوں سے

ملک کی تمام دینی جماعتیں، مذہبی فرقے اور آزاد اہل کام کرنے والے اپنے مابین اختلافات کے باوجود اس قدرِ مشترک پر جمع ہو جائیں کہ انہیں اس ملک اور یہاں کے بارہ کروڑ مسلمانوں کو ہر قسم کے لادینی نظام سے بچانا ہے خواہ یہ لادینی نظام مغربی الحاد، مغربی سرمایہ پرستی فحاشی و بے حیائی کی صورت میں یا سوشلزم، کمیونزم فاشزم اور زاری کی شکل میں — اس اہم عنوان پر بطور خاص ہم دین سے تعلق رکھنے والے سبھی طبقات سے یہ عرض کرنا ضروری سمجھتے ہیں۔ جتنی جلد وہ اس حقیقت کو ذہن نشین کر لیں اچھا ہے کہ یہ دور اہل دین کے زوال کا ہے، دین اپنی جگہ دین قیم ہے۔ وہ زوال نا آشنا ہے لیکن اصحاب دین پر اضمحلال، انتشار، زوال اور پسماندگی کے کئی ادوار آئے ہیں اور حالات کا رُخ یہ بتلا رہا ہے کہ یہ دور بیحد شدید اور بے شمار قسم کی پریشانیاں اہل دین کے لئے چھپا کر لا رہا ہے چہار سُو دین بیزار قوتیں مصروف کار ہیں معاشرہ تیزی کے ساتھ الحاد اور اباحیت، بے حیائی اور فحاشی، دینی قدروں کی پامالی سے دین سے انحراف کی جانب بڑھتا چلا جا رہا ہے اور الحاد ایک اُمڈے ہوئے طوفان کی طرح تباہی مچاتا آگے بڑھ رہا ہے۔ خدا رسیدہ بزرگوں کی اولادیں دین میں تحریف و ترمیم کرنے والے افراد کی صورت میں مصروف کار ہیں۔ علمبردار ان لوائے سنت کے اخلاف منکرین سنت کے دست راست بنے ہوئے ہمارے سامنے ہیں۔ ہزار افسوس کہ جہاں انہیں قضا نہیں ہوتی تھی اب انہی کے نونہال سینما دیکھے بغیر گھر کا رُخ نہیں کرتے۔ کتنے ہی خانوادے ہیں۔ جن کی خواتین کے سر کے بال چشم فلک نے نہیں دیکھے تھے۔ لیکن آج انہی کی نوخیز بچیاں اونچے ہوٹلوں میں مصروف رقص ہیں۔

دینی تعلیمات کے ادارے جان توڑ رہے ہیں اگر وہ ہندی نے اہل دین کو باہم متصادم و متحارب احزاب میں تقسیم کر رکھا ہے اور بے شمار عناصر ہیں جو دین کو اس مملکت سے حرف غلط کی طرح مٹانے کے لئے اپنی صلاحیتوں اور قوتوں کو بروئے کار لا رہے ہیں اور ہماری تعلیم گاہیں، دفاتر اور ادارے ان کے پھیلائے ہوئے الحاد کے نقیب بن چکے ہیں اور ہماری نئی نسل اس الحاد کو بطور دین کے قبول کر رہی ہے۔

ان حالات میں چھوٹی چھوٹی باتوں، ذاتی چپقلشوں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے، زیادہ شہرت پانے اور اپنے حلقہ ارادت کو بڑھانے اور پھیلانے کے نقطہ نظر سے ایک دوسرے سے اظہار اختلاف میں تشدد اور جا سختی منافرت پھیلانے، توہین و ذلیل کرنے کی تمام مساعی بظاہر تو دوسرے کے خلاف دکھائی دیتی ہیں لیکن درحقیقت یہ خود اپنے خلاف اقدامات ہیں جن کا نتیجہ تمام اہل دین کی رسوائی کی صورت ہی میں رونما ہو سکتا ہے۔

سب کو یہ حقیقت اچھی طرح ذہن نشین کر لینی چاہیئے کہ یہ اختلافات

جب بھی دائرہ تحقیق سے متجاوز ہو کر اشتعال انگیزی، ایک دوسرے کی توہین وتذلیل، افترا پردازی اور الکھاڑ پچھاڑ کی حدود کو چھوئیں گے تو اس کا نتیجہ لازماً اس صورت میں رونما ہوگا کہ جدید تعلیم یافتہ طبقات اور عوام دونوں نفس اسلام سے دور ہو جائیں گے۔ اور وہ تمام نمائندگان دین سے بیزاری کا اظہار کرنے لگیں گے۔

اور یہ بھی سمجھ لینا ضروری ہے کہ اشتعال انگیزی اور مغالطہ دہی کا چکر جب چلتا ہے تو اگر آج کا ایک گروہ اس کا ہدف ہے۔ ناگزیر ہے کہ کل دوسرے کی باری آئے یہ اندھی تلواریں اگر چلنا شروع ہو جائیں تو کسی کی جان کو امان میسر نہیں آیا کرتی۔

(ہفت روزہ المنبر لائل پور ۴ اپریل ۶۹ء)

دفتر سوئم میں شمولیت ابھی آسان ہے

ایک وقت تھا۔ کہ دفتر اوّل میں پانچ روپے دیکر شمولیت کا شرف حاصل کیا جا سکتا تھا۔ لیکن اس کے اجراء کے دس سال بعد اس کا دروازہ بند کر دیا گیا۔ اور اب کوئی محروم شخص لاکھوں روپیہ بھی دے تو دفتر اوّل میں شمولیت کا شرف حاصل نہیں کر سکتا۔ پھر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ عنہ نے دفتر دوئم جاری فرمایا ہے اور جماعت کی نئی پود کو اس کی برکات سے مستفید ہونے کا موقعہ بخشا۔ لیکن یکم نومبر ۶۵ء سے دفتر سوئم کے اجراء کے نتیجہ میں دفتر دوئم میں شمولیت کا دروازہ بھی بند ہو گیا۔ دفتر دوئم سے محروم افراد کے لئے اب دفتر دوئم میں شمولیت کا شرف حاصل کرنا ممکن نہیں رہا۔ اب یہ شرف لاکھوں روپیہ خرچ کرنے سے بھی حاصل نہیں کیا جا سکتا۔

یکم نومبر ۶۵ء سے ایک تیسرے دفتر کے اجراء سے جماعت کی نئی پود کو سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے مقدس دور سے منسوب ہونیوالے مالی جہاد میں شمولیت کا آخری موقع دیا جا رہا ہے۔ ابھی اس دفتر پر چوتھا سال گذر رہا ہے اور بایں وجہ اس میں اس مرحلہ پر شمولیت نسبتاً آسان ہے۔ ہماری ایک مخلص بہن محترمہ خورشید بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم میاں عنایت علی صاحب آف گوجرہ۔ تحصیل ڈسکہ۔ ضلع سیالکوٹ نے دفتر سوئم کے چار سالوں کا اکٹھا چندہ بقدر ۲۲/- روپے دیکر حصول ثواب کا قابل قدر جذبہ ظاہر فرمایا ہے۔ اسی طرح دیگر افراد جماعت بھی دفتر سوئم کے باقاعدہ مجاہد بننے کی خواہش رکھیں تو جہاں ان کے اپنے اموال و نفوس میں خیر و برکت نازل ہوگی۔ وہاں تبلیغ اسلام کے کام کو بھی تقویت حاصل ہوگی۔ ہماری مذکورہ بہن اولاد نرینہ سے محروم ہیں وہ قارئین الفضل سے دعا کے لئے ملتجی ہیں۔ کہ اللہ تعالےٰ ان کو نیک صالح اور خوش بخت اولاد نرینہ سے نوازے۔ آمین۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

امتحان لجنہ اماء اللہ

۴ مئی ۶۹ء کو منعقد ہونے والے امتحان کے پرچہ جات ارسال کئے جا چکے ہیں۔ کل ۳۵ لجنات کو پرچہ جات بھجوائے گئے ہیں۔ اس تعداد میں تمام بڑی بڑی لجنات شامل ہیں ہفتہ عشرہ تک اگر پرچہ جات نہ ملیں تو دفتر کو اطلاع کر دیں۔ صدر اور سیکرٹری صاحبان پرچہ جات موصول ہونے پر اپنے ہاں تمام حلقہ جات میں تقسیم کر دیں۔

(سیکرٹری تعلیم لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

۷۔ حکیم بشیر احمد صاحب انسپکٹر بیت المال حلقہ بہاولپور کی دائیں آنکھ سخت خراب ہے اور اس میں سفیدی پیدا ہو جانے کی وجہ سے بصارت پر بہت اثر پڑ رہا ہے احباب جماعت دعا فرما دیں کہ مولیٰ کریم انہیں شفائے کامل عطا فرمائے۔ آمین

میر عبدالرشید مربی سلسلہ احمدیہ حال بہاولپور

وقف عارضی میں حصہ لینے والے اساتذہ و طلباء کیلئے

ضروری اعلان

جن اساتذہ اور طلباء نے موسمی تعطیلات میں وقف عارضی پر جانے کے لئے فارم پُر کئے ہیں ان کی خدمت میں التماس ہے کہ وہ دفتر کو فوری طور پر مطلع فرمائیں کہ ان کے کالجوں اور سکولوں میں موسمی تعطیلات ہو رہی ہیں یا نہیں۔ کیونکہ دفتر کو اس بارے میں کوئی علم نہیں کہ کونسے سکول اور کالج بند رہیں گے اور کونسے کھلے رہیں گے۔ اطلاع نہ آنے کی صورت میں ان کے پُر کردہ فارم کے مطابق انہیں وقف عارضی پر جانے کے لئے اطلاع دی جائے گی۔ ایسا نہ ہو کہ وہ اطلاع بھی نہ دیں اور وقف پر بھی نہ جائیں۔ اس طرح ڈاک پر دفتر کا بہت سارا روپیہ خرچ ہو جائے گا۔ جو بالکل ایک زائد خرچ ہوگا۔ امید ہے کہ اس سلسلہ میں کوتاہی نہیں کی جائیگی۔

(نائب ناظر اصلاح و ارشاد)

ہمارے زمیندار اور مزارع حضرات توجہ فرمائیں

فصل ربیع یعنی ہاڑی کی کٹائی شروع ہے۔ اللہ تعالےٰ ہمارے زمیندار اور مزارع حضرات کے اموال میں زیادہ سے زیادہ برکت ڈالے اور اپنے عزیز اموال کی قربانی کر کے اللہ تعالےٰ کی رضا اس کی خوشنودی اور اس کے انعامات کے وارث ہوں۔

سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ زمیندار اور مزارع حضرات کے بارہ میں فرماتے ہیں:۔

(۱) زمیندار احباب جن کی زمین (زیر کاشت) دس ایکڑ سے کم ہو۔ وہ ایک آنہ فی ایکڑ اور اس سے زائد زمین والے دو آنہ فی ایکڑ کے حساب سے (برائے تعمیر مساجد ممالک بیرون پاکستان) دیا کریں۔

(۲) مزارع احباب جن کی مزارعت (زیر کاشت) دس ایکڑ سے کم ہو وہ دو پیسہ فی ایکڑ اور زائد مزارعت والے ایک آنہ فی ایکڑ کی شرح سے مسجد فنڈ دیا کریں۔

(قائمقام وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ عزیزی عذرا بیگم بنت چوہدری محمد شریف صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چک ۴۵ م پھیچر ڈے میں پانی بھر جانے سے شدید بیمار ہے احباب جماعت دعا فرمائیں۔ خداوند کریم جلد صحت عطا فرمائے (آغا سیف اللہ مربی ضلع رحیم یار خاں)

۲۔ میرے والد صاحب کی آنکھوں کا آپریشن ہوا ہے۔ آپریشن کی کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ (سید شفیق احمد پسر حکیم سید پیر احمد صاحب)

۳۔ میرے حقیقی بھائی عزیز محمد امین صاحب خالد کو کچھ عرصہ سے سینہ میں تکلیف ہے۔ اس کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے

(محمد صدیق شاہد مربی سلسلہ احمدیہ پشاور)

(۴) میرا لڑکا محمد احمد مڈل کا امتحان دے رہا ہے۔ اس کی کامیابی کے لئے درخواست دعا ہے۔ (محمد اسلم سیکرٹری اصلاح و ارشاد بنگلہ صدر گوگیرہ تھانہ سول)

(۵) خاکسار کا لڑکا ملک محمد کلیم، اپریل کو فوت ہو گیا ہے خاکسار کی اہلیہ دل کی تکالیف سے سخت بیمار ہیں۔ بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت سے درخواست دعا ہے

(ملک محمد سلیم جامعہ احمدیہ ربوہ)

(۶) میرا بیٹا جاوید کوثر پائیلٹ کی آخری ٹریننگ لے رہا ہے۔ احباب اس کی زندگی اور کامیابی کے لئے دعا فرمائیں (بیگم نظیر الحق ایبٹ آباد)

تریاق اٹھرا۔ اٹھرا کے علاج کیلئے کورس ۱۵ روپے نورِ نظر اولاد نرینہ کیلئے کورس ۲۵ روپے خورشید یونانی دواخانہ حسینی ربوہ فون نمبر ۳۸

وعدہ جات فضل عمر فاؤنڈیشن کی سو فیصدی ادائیگی

مکرم صوفی عبدالرحمان صاحب سکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن حلقہ اسلامیہ پارک لاہور نے فضل عمر فاؤنڈیشن کے وعدہ جات کی سو فیصدی ادائیگی کرنے والے احباب کی فہرست بھجوائی ہے۔ ان مخلصین کے اسماء گرامی ذیل میں درج کئے جاتے ہیں اللہ تعالیٰ ان سب کو اپنی دینی و روحانی برکات سے نوازے۔ آمین۔

نمبر شمار	اسماء معطیان	رقم عطیہ
۱۔	سید مسعود احمد شاہ صاحب بخاری	۱۰۴ —
۲۔	ملک منور احمد صاحب	۵۲ —
۳۔	ملک بشیر احمد صاحب	۳۲ —
۴۔	محترمہ نصیرہ اختر صاحبہ بنت ملک بشیر احمد صاحب	۱۰ —
۵۔	مکرم ملک نصیر احمد صاحب ابن "	۱۰ —
۶۔	مرزا عبدالکریم صاحب	۱۵۰ —
۷۔	مرزا محمد رفیق صاحب	۵۲ —
۸۔	بابو محمد شریف صاحب محکمہ تار	۱۰۰ —
۹۔	ڈاکٹر طاہر محمود صاحب	۱۰۰۰ —
۱۰۔	مرزا محمد شریف صاحب	۴۰ —
۱۱۔	محترمہ اصغری بیگم صاحبہ بذریعہ ڈاکٹر حسن محمد صاحب	۲۰۰ —
۱۲۔	" نذیر بیگم صاحبہ " "	۵۰ —
۱۳۔	" اقبال بیگم صاحبہ منجانب والد صاحب مرحوم	۱۰۰ —

(سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن ربوہ)

مجلس خدام الاحمدیہ حلقہ مسجد مبارک ربوہ کا ٹورنامنٹ

مجلس خدام الاحمدیہ حلقہ مسجد مبارک کے خدام کے سال رواں کی پہلی سہ ماہی کا ٹورنامنٹ بتاریخ ۵، ۶، ۷ شہادت ۱۳۴۸ ہش بمطابق اپریل ۱۹۶۹ء منعقد ہوا۔ کل آٹھ کھیلوں کے مقابلے ہوئے۔ جن میں چالیس خدام نے حصہ لیا۔ ارشد احمد صاحب شہباز بہترین کھلاڑی" قرار پائے۔ ٹورنامنٹ کے اختتام پر سابق صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ محترم صاحبزادہ ڈاکٹر میرزا منور احمد صاحب نے ربوہ کے امتیازی پوزیشن حاصل کرنے والے خدام میں انعامات تقسیم فرمائے۔ اور خدام کو قیمتی نصائح سے نوازا۔

(مہتمم مقامی مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ)

نادر موقعہ

ایک پختہ مکان کوٹھی ناقابل فروخت۔ محلہ دارالصدر غربی ربوہ سڑک فیکٹری ایریا پر جو کہ رقبہ دو کنال ہے اور علیحدہ علیحدہ دو پورشن پر مشتمل ہے جس کے چھ کمرے اور دو باورچی خانے دو برآمدے دو ٹٹیاں۔ دو غسلخانے دو نلکے۔ اور کوٹھی کے دو مین گیٹ پھاٹک ہیں اور بجلی مکمل سیٹ ہے۔ پانی نہایت میٹھا ہے۔ خواہشمند احباب بالمشافہ یا بذریعہ خط و کتابت مندرجہ ذیل پتہ پر بات چیت کر سکتے ہیں۔

چوہدری عبدالغنی احمدیہ کلاتھ مرچنٹ اکبر بازار خانیوال خاص ضلع ملتان

درخواست دعا:۔ خاکسار کے والد جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی ہیں کئی دنوں سے بخار آ رہا ہے کھانسی بھی ہے۔ بزرگان سلسلہ و دیگر احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو جلد صحت دے۔ آمین

حکیم محمد رشید گھنٹہ گھر چوک فلی میانوٹ

تاج الصحت

یہ ۱۳۰ صفحہ کی بے مثل اور بے نظیر کتاب دواخانہ تاج کمپنی لمیٹڈ پوسٹ بکس ۵۳۰ کراچی سے مفت منگوا کر تنہائی میں آرام سے بیٹھ کر پڑھئے

انشاء اللہ سب روگ دور ہو جائیں گے

دعائے مغفرت

مکرم شیخ بشارت احمد صاحب آف خوشاب بقضائے الٰہی ۱۹ مارچ کو وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحوم بہت خوبیوں کے مالک تھے اکثر حصہ آپ نے اپنی ملازمت کا محکمہ تعلیم میں گزارا۔ جہاں جہاں بھی رہے۔ خدمت خلق آپ کا شیوہ رہا اور افسران بالا ان سے خوش رہے۔ آپ نے اپنے پیچھے ایک بیوہ ایک بچہ اور چھ بچیاں یادگار چھوڑے ہیں۔ جن میں سے صرف ایک بچی شادی شدہ تھی۔ لیکن وہ بھی مجالت نہ چلی۔ ان کی وفات کے صدمہ کو نہ برداشت کرتے ہوئے ۱۵ اپریل کو فوت ہو گئی ہے جس کی وجہ سے سارا خاندان بہت ہی سوگوار ہے۔ احباب جماعت مرحوم اور مرحومہ کی مغفرت کے لئے اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل عطا ہونے کی دعا فرمائیں۔

(محمد نواز مومن دفتر الفضل ربوہ)

بواسیر کیلئے تیر بہدف دوا پائلز کیور

لاہور۔ گوجرانوالہ۔ سیالکوٹ۔ جھنگ۔ لائلپور۔ سرگودھا وغیرہ کے اچھے دوا فروشوں سے دستیاب ہے۔ ہر سٹاکسٹ سے نمونہ کی ایک خوراک اور پمفلٹ مفت حاصل کریں۔

کیور ٹیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ ۳۵ کمرشل بلڈنگ مال لاہور

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ

ہمیشہ اپنی قابل اعتماد بسوں

پرنس ٹرانسپورٹ کمپنی لمیٹڈ لاہور

کی

آرام دہ بسوں

میں

سفر کیجئے

منیجر

الفضل میں اشتہار دینا کلید کامیابی ہے۔

لائل پور

میں اپنی نوعیت کی واحد دکان جہاں سے آپ کو ہر قسم کا سونے کا زیور کلاتھ پردہ کلاتھ سٹ بستر۔ فرشی دریاں۔ کھیس تولئے جاء نماز تھوک و پرچون مل سکتے ہیں۔

وسیم ٹیلرز ہاؤس

چوک گھنٹہ گھر امین پور بازار لائلپور

وقت کی پابند یونائیٹڈ ٹرانسپورٹس عوام کی اپنی پسند

نام ٹیبل	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷
روانگی از سرگودھا تا لاہور	۳-۳۰	۴-۳۰	۵-۳۰	۶-۳۰	۷-۱۵	۸-۰۰	۸-۴۵	۹-۳۰	۱۰-۳۰	۱۱-۳۰	۱۲-۱۵ بعد دوپہر	۱-۰۰	۱-۴۵	۲-۳۰	۳-۱۵	۴-۳۰	۵-۳۰
روانگی از لاہور تا سرگودھا	۳-۰۰	۴-۵۰	۴-۵۵	۵-۴۰	۶-۲۰	۷-۳۰	۸-۱۰	۹-۱۰	۱۰-۳۰	۱۱-۱۰	۱۲-۴۰ بعد دوپہر	۱-۳۰	۲-۳۰	۳-۱۰	۴-۳۰	۵-۵۰	۷-۲۰
روانگی از سرگودھا تا گوجرانوالہ		۹-۱۵	۴-۴۵														
روانگی از گوجرانوالہ تا سرگودھا		۲-۳۰	۹-۳۰														

ہمیشہ یونائیٹڈ ٹرانسپورٹس کی آرام دہ بسوں میں سفر کیجئے آپ کی خدمت کیلئے تجربہ کار خوش اخلاق اسٹاف کی خدمات حاصل ہیں

(محمد علی ظفر منیجر)

حب اٹھرا

مرض اٹھرا کی شہرہ آفاق دوا روپے فی تولہ ۲ روپے مکمل کورس گیارہ تولے ۲۰ روپے

حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ / بالمقابل ایوانِ محمود ربوہ

نور آملہ ہیئر ٹانک

خالص آملہ اور نباتاتی مرکب دماغ کو تقویت اور فرحت بخشتا ہے خشکی اور سکری کو دور کرتا ہے بالوں کو لمبا اور ملائم کرتا ہے بالوں کی سیاہی اور چمک قائم رکھتا ہے قیمت ۲/۲۵ پاکٹ بوتل ۶/-

فرگرنٹ انٹی پمپل کریم

چہرہ کے کیل اور پھنسیوں کے لئے

سو فیصد مفید کریم

قیمت ۳/ روپے۔ علاوہ ڈاک خرچ

المنار دواخانہ ربوہ

اسلام کی روز افزوں ترقی کا آئینہ دار

ماہنامہ **تحریک جدید** ربوہ

آپ خود بھی یہ ماہنامہ پڑھیں اور غیر احمدی دوستوں کو بھی پڑھائیں۔ سالانہ چندہ صرف ۲ روپے

(مینیجر ایڈیٹر)

گھر بیٹھے

بذریعہ ڈاک اسباق القرآن منگوا کر قرآن کریم کا ترجمہ سیکھئے تفصیلات کیلئے پراسپکٹس مفت طلب فرمائیے

مکتبہ فیض عام ربوہ

ملتان کے لوگوں کے لئے

خاکسار نے اپنی ایک قریبی مریضہ کو جنہیں عرصہ قریباً پندرہ سال سے نہایت تکلیف دہ

خونی بواسیر

تھی "پائلز کیور" استعمال کرائی جس سے بفضلہ تعالیٰ غیر معمولی فائدہ ہوا۔ اس دوا کی حیرت انگیز تاثیر دیکھ کر میں نے خدمت خلق کے لئے اس کا سٹاک اپنے پاس رکھ لیا ہے ملتان اور گرد و نواح کے احباب کمپنی کی مقررہ قیمت پر یہ دوائی حاصل کر سکتے ہیں۔ قیمت فی کورس ۱۰/ روپے

ملتان کی خوراک مفت

چوہدری عزیز احمد، اسلم بلڈنگ چوک نواں شہر ملتان

نور کاجل

ربوہ کا مشہور عالمگیر حفظہ

خریدتے وقت

خورشید نانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ

ملاحظہ فرمالیا کریں

ملتے جلتے ناموں سے

دھوکہ نہ کھائیں

مینیجر خورشید نانی دواخانہ رجسٹرڈ گول بازار ربوہ

تبلیغی و علمی مجلہ

ماہنامہ **الفرقان** ربوہ

جس میں

قرآنی حقائق بیان کرنے کے علاوہ پادریوں اور دیگر مخالفین اسلام کے جواب دیئے جاتے ہیں غیر احمدی علماء کے اعتراضات کی تردید کی جاتی ہے جس کے ایڈیٹر مولانا ابوالعطاء صاحب ہیں۔ سالانہ چندہ صرف ۶ روپے

(مینیجر)

فوجی بھرتی

مورخہ ۲۳ اپریل ۱۹۶۹ء بروز بدھ بوقت ۹ بجے صبح ایوان محمود (خدام الاحمدیہ ہال) ربوہ میں فوجی بھرتی ہوگی۔ امیدوار اپنا تعلیمی سرٹیفکیٹ ہیڈ ماسٹر کے دستخطوں سے اپنے ہمراہ ضرور لائیں۔

الفضل

میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔

(مینیجر)

اچھوتے اور بے مثل ڈیزائنوں میں بیاہ شادی کے لئے

جڑاؤ و سادہ سیٹ

چاندی کے خوشنما برتن، ٹی سیٹ وغیرہ

فرحت علی جیولرز، دی مال لاہور فون نمبر ۲۶۲۳

درخواست دعا

میری اہلیہ [illegible] بیمار چلی آ رہی ہیں ان دنوں طبیعت زیادہ ناساز ہے اور قلب عمر ہسپتال ربوہ میں داخل ہیں۔ احباب کرام و بزرگان سلسلہ سے ان کی کامل و عاجل شفایابی اور درازی عمر کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

(عبدالغفور کارکن دفتر وقف عارضی۔ ربوہ)

۲۔ خاکسار کے تایا جان محترم چوہدری احسان اللہ صاحب تقریباً ۶ ماہ سے کولہے پر پھوڑا نکل آنے کی وجہ سے بیمار ہیں اور ان دنوں زیادہ تکلیف ہے۔ احباب جماعت سے دردمندانہ درخواست ہے کہ چوہدری صاحب کی جلد از جلد کامل شفایابی کے لئے دعا فرمائیں۔

(نعیم احمد جاوید۔ الفاروق ٹریڈنگ کمپنی غلہ منڈی۔ بہاولپور)

ملک کے گوشے گوشے

میں

خلیل پولٹری فارم ربوہ سے چوزے جا رہے ہیں!

یاد رکھیں کہ ایک روزہ چوزے ۷۲ گھنٹے مسلسل بغیر کھائے پیئے سفر کر سکتے ہیں۔ خواہ آپ پشاور ہیں یا کراچی آپ ان کو بآسانی لے جا سکتے ہیں۔ یہ چوزے سال میں ۲۵۰ انڈے سے بھی زائد انڈے دیتے ہیں۔ آج ہی چوزے یا پٹھیاں ریزرو کروا لیں۔

۱۔	ریٹ ایک روزہ چوزے	۱۵۰-۰۰	روپے سینکڑہ
۲۔	ایک ہزار سے زائد آرڈر پر	۱۲۵-۰۰	روپے سینکڑہ
۳۔	تین ہفتہ کی پٹھیاں (۹۰٪)	۴۵۰-۰۰	روپے سینکڑہ
۴۔	ڈیڑھ سالہ مرغی	۱۲-۰۰	روپے فی مرغی
۵۔	بچانے والے انڈے	۶-۰۰	روپے درجن

مینیجر خلیل پولٹری فارم ربوہ

حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

"امانت تحریک جدید میں روپیہ جمع کرنا فائدہ بخش بھی ہے اور خدمت دین بھی"

(افسر امانت تحریک جدید)

قابل اعتماد

سروس

سرگودھا سے سیالکوٹ

عباسیہ ٹرانسپورٹ کمپنی

کی آرام دہ بسوں میں سفر کیجئے

(مینیجر)

ترسیل زر اور انتظامی امور سے متعلق منیجر الفضل سے خط و کتابت کیا کریں

ہمدرد نسواں (حبوب الزہرا) مرض اٹھرا کا بے نظیر علاج دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ سے طلب کریں، مکمل کورس بیس ۲۰ روپے

گزشتہ ہفتہ کی اہم جماعتی خبریں

۱۵ شہادت تا ۲۱ شہادت ۱۳۴۸ ہش

۱۔ گزشتہ ہفتہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی رہی۔ الحمدللہ۔ احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی کے لئے التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

۲۔ ربوہ ۱۹ شہادت۔ حضور ایدہ اللہ نے ۱۸ شہادت کو مسجد مبارک میں نماز جمعہ پڑھائی۔ نماز سے قبل حضور نے گزشتہ خطبہ جمعہ کے تسلسل میں خطبہ جمعہ ارشاد کرتے ہوئے، سورۃ البینۃ کی آیت وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ کی لطیف تفسیر بیان فرمائی۔ حضور نے مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ کے گیارہ عملی تقاضوں میں سے پانچویں، چھٹے اور ساتویں تقاضہ پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ پہلے چار تقاضوں پر حضور گزشتہ جمعہ میں روشنی ڈال چکے تھے۔ حضور نے واضح فرمایا جب تک انسان اس رنگ میں عبادت نہ کرے کہ ——— زندگی کے ہر شعبہ میں حکم اللہ کا جاری ہو، ایسی عبادات کو اپنائے کہ جن کے نتیجہ میں وہ ہمیشہ خدا ہی کے آگے جھکا رہے۔ اور بنی نوع انسان کی خدمت بجالانے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھے نیز اسے اپنے حلقۂ کار میں جو طاقت غلبہ اور اثر و نفوذ حاصل ہو اسے وہ اس طور پر استعمال کرے کہ جس سے یہ ثابت ہو کہ اللہ ہی ہر چیز کا مالک اور ہر قسم کی تعریف کا مستحق ہے۔ اُس وقت تک وہ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ کا مصداق قرار نہیں پاسکتا۔ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ کے باقی چار تقاضوں پر حضور انشاء اللہ العزیز آئندہ خطبہ میں روشنی ڈالیں گے۔

۳۔ ربوہ ۔ نامور مبشرِ اسلام محترم لفٹیننٹ کرنل ڈاکٹر محمد یوسف شاہ صاحب مرحوم کی نعش ۱۷ ماہ شہادت ۱۳۴۸ ہش مطابق ۱۷ اپریل ۱۹۶۹ء کی شام کو بہشتی مقبرہ میں مبشرین اسلام کے قطعہ خاص میں سپردِ خاک کر دی گئی جیسا کہ قبل ازیں اطلاع شائع ہو چکی ہے۔ محترم ڈاکٹر صاحب مرحوم ۵ اپریل ۱۹۶۹ء کو نائیجیریا کے دارالحکومت لیگس میں (جہاں آپ گزشتہ ۸ سال سے احمدیہ ڈسپنسری کے انچارج ڈاکٹر کی حیثیت سے اسلام اور نوعِ انسان کی قابلِ قدر خدمات بجالا رہے تھے) بعمر ۶۸ سال وفات پاگئے تھے اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔

مرحوم کی نعش جسے ایک سربمہر تابوت میں محفوظ کر لیا گیا تھا، ۱۷ اپریل کی صبح کو بذریعہ ہوائی جہاز نائیجیریا سے لاہور پہنچی تھی، وہاں سے نعش کو اسی روز بذریعہ ایمبولینس کار بارہ بجے دوپہر کے قریب ربوہ لایا گیا۔ بعد نماز عصر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز جنازہ پڑھائی جس میں تحریک جدید اور صدر انجمن احمدیہ کے وکلاء اور ناظر صاحبان اور کارکنان دیگر اہل ربوہ اور بعض بیرونجات کے احباب نے شرکت کی۔ نماز پڑھانے کے بعد حضور نے جنازہ کو کندھا بھی دیا۔ بعد ازاں جنازہ بہشتی مقبرہ لے جاکر نعش کو مبشرین اسلام کے قطعہ خاص میں سپردِ خاک کیا گیا۔ قبر تیار ہونے پر محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل صدر مجلس کارپرداز مقبرہ بہشتی نے دعا کرائی۔ محترم جناب صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید اور دیگر کثیر التعداد احباب جو نماز جنازہ میں شرکت کے بعد جنازہ کے ہمراہ بہشتی مقبرہ گئے تھے۔ تدفین مکمل ہونے تک وہیں ٹھہرے رہے اور دعائیں شریک ہوئے۔

احباب جماعت محترم شاہ صاحب مرحوم کی بلندیٔ درجات، پسماندگان کو صبرِ جمیل عطا ہونے کے لئے دعا کریں۔

۴۔ جاکرتہ (بذریعہ تار) رئیس التبلیغ انڈونیشیا مکرم مولانا ابوبکر ایوب صاحب مطلع فرماتے ہیں کہ مکرم عبدالجلیل یعقوب صاحب جو انڈونیشیا کے ابتدائی اور قدیمی احمدیوں میں سے ہیں آج کل شدید بیمار ہیں۔ عنقریب آپ کا اپریشن ہونے والا ہے، احباب جماعت درد و الحاح سے دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے کامیاب اپریشن کے بعد موصوف کو صحتِ کاملہ عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

۵۔ لندن (بذریعہ تار) مکرم بشیر احمد صاحب رفیق مطلع فرماتے ہیں کہ ان کی بیٹی عزیزہ بشریٰ سلمہا بہت بیمار ہے اور اسے بغرض علاج ہسپتال میں داخل کیا گیا ہے۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے عزیزہ سلمہا کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

موصی صاحبان اور فریضہ تعلیم قرآن مجید

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ارشاد فرمایا ہے کہ ہر موصی کو قرآن کریم آتا ہو، وہ ناظرہ پڑھ سکتا ہو وہ ترجمہ جانتا ہو، وہ تفسیر سیکھنے کی کوشش کرتا ہو۔ نیز حضور نے اپنے خطبہ جمعہ مطبوعہ الفضل ۱۰ شہادت (اپریل) میں قرآن کریم جاننے والے ہر موصی پر ایک نئی ذمہ داری یہ ڈالی ہے کہ:۔

"وہ دو ایسے دوستوں کو قرآن کریم پڑھائے۔ جو قرآن کریم پڑھے ہوئے نہیں"

جملہ موصی صاحبان اس ذمہ داری کی طرف فوری توجہ فرمائیں۔

حضور نے اس سلسلہ میں یہ بھی ارشاد فرمایا ہے کہ:۔

"یہ کام باقاعدہ ایک نظام کے ماتحت ہو اور اس کی اطلاع نظارت متعلقہ کو دی جائے"

(نائب ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ)

صدر صاحبان و مجالس موصیان فوری توجہ فرمائیں!

تعلیم القرآن کے سلسلہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے فرمایا ہے کہ ہر جماعت کے صدر موصیان اور نائب صدر موصیات ایک ماہ کے اندر اندر جائزہ لے کر رپورٹ کریں کہ:۔

۱۔ ان کے حلقہ میں کس قدر موصی ہیں۔

۲۔ ان میں سے کس قدر قرآن کریم ناظرہ جانتے ہیں۔ جو قرآن کریم ناظرہ جانتے ہیں۔ ان میں سے کتنے قرآن کریم کا ترجمہ جانتے ہیں اور جو موصی اور موصیات قرآن کریم کا ترجمہ جانتے ہیں یا جانتی ہیں ان میں سے کتنے قرآن کریم کی تفسیر سیکھنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں!

براہ مہربانی یہ رپورٹ جلد تر ارسال فرمائیں اس میں قطعاً تاخیر نہ فرمائیں۔

(خاکسار ابوالعطاء جالندھری نائب ناظر اصلاح و ارشاد (تربیت) ربوہ)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

ایم ایم احمد کا نیا عہدہ

اسلام آباد ۲۲ اپریل۔ منصوبہ بندی کمیشن کے ڈپٹی چیئرمین مسٹر ایم ایم احمد کو قومی اقتصادی کونسل کی مجلس عاملہ اور اکنامک کوآرڈی نیشن کا چیئرمین مقرر کیا گیا ہے یاد رہے کہ پہلے ان کمیٹیوں کے چیئرمین مرکزی وزیر خزانہ ہوتے تھے۔ قومی اقتصادی کونسل کی ایگزیکٹو کمیٹی کا اجلاس ۲۵ اپریل کو مسٹر ایم ایم احمد کی صدارت میں منعقد ہوگا۔

طوفان زدگان کے لئے ایک لاکھ روپے کا عطیہ

راولپنڈی ۲۲ اپریل۔ پاکستان مسلم لیگ مشرقی پاکستان کے طوفان زدگان کی امداد کے لئے ایک لاکھ روپے کی رقم بطور عطیہ دے رہی ہے۔ لیگ کے قائم مقام سیکرٹری جنرل ملک محمد قاسم نے بتایا ہے کہ یہ امدادی رقم مشرقی پاکستان مسلم لیگ کے صدر کو ارسال کی جارہی ہے تاکہ وہ اسے طوفان سے متاثرہ ارکان کی امداد کے لئے خرچ کریں۔ ملک قاسم نے طوفان کی تباہ کاریوں پر دلی ہمدردی کا اظہار کیا ہے۔ جس میں سینکڑوں قیمتی انسانی جانیں ضائع ہو گئی ہیں۔ انہوں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی ہے کہ وہ لوگوں میں حوصلہ اور جرأت پیدا کرے تاکہ وہ ان مصائب کا مقابلہ کر سکیں۔

مصر ترکی کے ساتھ تجارت بڑھائے گا

قاہرہ ۲۲ اپریل۔ متحدہ عرب جمہوریہ ترکی کے ساتھ اپنی تجارت میں پانچ گنا اضافہ کرے گا۔ یہ اقدام ترکی کے اس فیصلہ کے بعد کیا گیا تھا کہ ترکی اسرائیل کے ساتھ اپنے تعلقات ختم کر دے گا۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴